روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 28/اپریل 2009ء جمادی الاول 1430 ہجری 28 شہادت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 93

نفع مند علم کے لئے دعا

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ فجر کی نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَیِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلاً

اے میرے اللہ میں تجھ سے نفع مند علم، طیب رزق اور مقبول اعمال بجالانے کی التجا کرتا ہوں

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ مایقال بعد التسلیم حدیث نمبر 915)

خدا کے اسم النافع کا بیان۔ حقیقی نافع الناس خدا کی ذات ہی ہے

ہر قسم کی خیر اور بھلائی خدا کے وجود سے ہی ملتی ہے

اپنے آپ کو نافع بنانے کے لئے نیک اعمال کے ساتھ ساتھ دعاؤں سے خدا کی مدد حاصل کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24/اپریل 2009ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24/اپریل 2009ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جو کہ ایم ٹی اے پر براہ راست مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ نشر کیا گیا۔ اس میں حضور انور نے انسانی ہمدردی اور نیک اعمال بجالانے نیز بدیوں سے بچنے اور ترک شر کی تلقین فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ نفع کا لفظ ہم اکثر استعمال کرتے ہیں۔ لوگ دنیاوی کاروباری معاملات میں بھی اس لفظ کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ جس کے عمومی معانی فائدہ اٹھانے اور فائدہ پہنچانے کے ہیں۔ دینی معاملات میں بھی اس لفظ کا استعمال ہوتا ہے۔ جس کے معنی فائدہ پہنچانا یا قابل استعمال ہونا یا کسی چیز کے استعمال سے فائدہ ہونا ہوتے ہیں۔ لیکن حقیقی نافع تو خدا کی ذات ہی ہے اور النافع اس کے اسماء میں سے ہے۔

حضور انور نے احادیث بیان کرتے ہوئے نافع الناس وجود بننے کے ذرائع اور طریق کی وضاحت فرمائی کہ کس طرح ہم نافع الناس وجود بن سکتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ کیا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ جس کو اس کی طاقت نہ ہو فرمایا وہ محنت کرے اپنے ہاتھ سے کچھ کمائے خود بھی اس سے فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی کرے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ اگر کسی کو اس کی طاقت بھی نہ ہو تو فرمایا کہ وہ نیک اعمال کرے اور بدی سے بچتا رہے۔ گویا کہ لوگوں کو ان کی مدد کر کے بھی نفع پہنچایا جاسکتا ہے اور اگر کچھ نہیں تو کم از کم لوگوں کو تکلیف پہنچانے والے عمل اور اشیاء کو ہی دور کرے۔ جیسے کہ ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے راستے میں پڑی ہوئی ایک لکڑی اس نیت اور خلوص سے اٹھائی کہ اگر یہ یہاں رہی تو راہ چلتے لوگوں کو تکلیف ہوگی اور اس کی نیکی کی وجہ سے ہی خدا تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ صدقہ کی تلقین کی غرض یہ ہے کہ بھوک اور ننگ کو دور کیا جائے۔ لوگوں کے فائدہ کے لئے اپنا مال خرچ کرنا چاہئے اور یہی اصل بچت اور منافع ہے۔ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے بکری ذبح کی گئی اور ساری تقسیم ہوگئی صرف دستی بچی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس دستی کے علاوہ سارا گوشت بچ گیا۔ اس کا مطلب یہی تھا کہ حقیقی منافع وہی ہے جو خدا کی طرف سے آتا ہے۔ ہر قسم کی خیر اور بھلائی خدا کی ذات سے ملتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ساتھ یہ تعلیم بھی دی گئی ہے کہ قوم پر بوجھ نہیں بننا چاہئے۔ خود محنت کریں، اپنے ہاتھ سے کمائیں، کھائیں اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔ لینے والے ہاتھ سے دینے والا ہاتھ بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ بننا چاہئے۔ یورپ میں سوشل الاؤنس ملتا ہے۔ ہر احمدی کو حتی الوسع کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اس سے بچیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ صدقہ دینا اور لوگوں کو نفع پہنچانا اور انسانوں کی ہمدردی کرنا ہر ایک کا فرض ہے۔ اگر مال سے کسی کی مدد نہیں ہوسکتی تو کسی کی کام میں مدد کر دیں۔ جیسے رسول اللہؐ نے بوڑھی عورت کا سامان اٹھا کر اس کی منزل تک پہنچایا تھا۔ اگر اس کی بھی توفیق نہیں ہے تو نیکیاں کریں۔ اس طرح بھی نفع رساں وجود بنا جاسکتا ہے۔ نیکی کے دو پہلو ہیں۔ ایک ترک شر ہے کہ کسی کو نقصان نہ پہنچایا جائے دوسرا افاضہ خیر ہے صرف ترک شر کافی نہیں۔ فائدہ پہنچانا نیکی کو کامل کرتا ہے اور اس کے لئے دعائیں بھی سکھائی ہیں۔ پس اپنے آپ کو نافع وجود بنانے کے لئے نیک اعمال کے ساتھ خدا کی مدد کی ضرورت ہے اور خدا دعائیں کرنے والے کی مدد کرتا ہے۔ اس کے بعد حضور نے بعض دعاؤں کا ذکر فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حقیقی نافع الناس خدا کی ذات ہے۔ جس کا رنگ اپنے اوپر چڑھانے کی بندے کو کوشش کرنی چاہئے۔ ایمان کی کمزوری اور دھوکے سے پاک ہو۔ بے راہ روی سے پاک ہو۔ بتوں کی عبادت بھی غیر نفع بخش ہے کہ نہ تو وہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ انسان کو دوسروں کو نقصان نہ پہنچانے والا بننا چاہئے۔ قلب سلیم والا بننا چاہئے۔ عبادت اور نیک اعمال کرنے والے ہی لوگ ہیں جو خدا کی رضا حاصل کرنے والے ہیں۔ نہ مال انسان کے کام آئے گا اور نہ ہی اولاد کسی کام آئے گی۔ سوائے اس اولاد کے جو ماں باپ کی نیکیاں ان کے بعد جاری رکھیں گی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ میں یہ معلوم کرلوں کہ وہ دینی خدمت کا سزاوار ہے اور لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہم کو وہ معیار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو قرآن وسنت کی روشنی میں حضرت مسیح موعود ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں۔

ماٹو شوریٰ 10-2009ء

(چھٹی شرط بیعت)

یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

داخلہ عائشہ دینیات کلاس

دینیات کلاس میں داخلہ برائے فرسٹ سمیسٹر مورخہ 3 مئی 2009ء سے شروع ہوگا۔ کلاسز کا آغاز 11 مئی سے ہوگا۔ درخواستیں سادہ کاغذ پر بنام پرنسپل بھجوائیں۔ داخلہ کیلئے کم از کم معیار میٹرک ہے ایف۔ اے اور بی۔ اے پاس خواتین اور بچیاں بھی دینی وعلمی ترقی کے لئے داخل ہوکر استفادہ کرسکتی ہیں۔ دو سال میں چار سمیسٹرز کے دوران مختصر اور اہم نصاب پڑھایا جاتا ہے کورس کی کتابیں طالبات کو لائبریری سے مہیا کی جاتی ہیں۔

فیس داخلہ -/20 روپے اور ماہانہ فیس -/10 روپے ہے۔ عمر کی حد مقرر نہیں ہے شادی شدہ خواتین بھی داخلہ لے سکتی ہیں زیادہ سے زیادہ خواتین اور بچیاں داخل ہوکر مستفید ہوں۔ تمام درخواستیں عائشہ دینیات اکیڈمی 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء میں بھجوائیں۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

ضرورت سٹاف

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کے زیر انتظام چلنے والے ہوسٹل دارالاکرام بیوت الحمد کالونی کے لئے نگران/نائب نگران کل وقتی آسامی کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

درخواست دینے کے لئے اہلیت

ایسے خواہشمند احباب جن کی عمر 40 سے 50 سال تک ہو۔ تعلیم کم از کم ایف اے ہو، ایڈمنسٹریشن کا تجربہ رکھتے ہوں اور جماعتی خدمت کا شوق ہو۔ اپنی درخواستیں صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروائیں۔

(نظارت تعلیم)

مکرم رضوان احمد افضل صاحب مربی سلسلہ

افتتاح بیوت الذکر سیرالیون

سیرالیون میں حضور انور ایدہ اللہ کی منظوری سے ہر سال بیوت الذکر کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے۔ ان بیوت الذکر کے مکمل ہونے پر ان کے افتتاح کی تقاریب حسب موقع منعقد کی جاتی ہیں۔ ان تقاریب سے جماعتوں میں ولولہ اور ان کے ایمانوں میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔

گزشتہ عرصہ میں خدا کے فضل سے ہمیں مندرجہ ذیل 5 مقامات پر بیوت الذکر کے افتتاح کی توفیق ملی۔ جن کے مہمان خصوصی مکرم مبارک طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں تھے۔

مانگے بورے روکوپور ریجن

یہ بیت الذکر سیرالیون سے ہمسایہ ملک گنی کناکری جانے والی مین ہائی وے پر واقع ہے۔ چند سال قبل یہاں کے پیراماؤنٹ چیف احمدی ہوئے تھے۔ اب خدا کے فضل سے یہاں اچھی جماعت قائم ہو چکی ہے امسال یہاں وسیع اور خوبصورت بیت الذکر کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ مکرم ناصر احمد صاحب ٹھیکیدار نے دو خوبصورت مینار بنا کر اس بیت الذکر کی خوبصورتی بڑھادی ہے۔ مورخہ 26 جنوری 2009ء کا دن مانگے بورے جماعت کے لئے بہت ہی برکتوں والا دن تھا۔ آج ان کی نئی تعمیر ہونے والی بیت الذکر کا افتتاح تھا۔ اس سادہ اور پروقار تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب سیرالیون نے مہمان خصوصی کا تعارف پیش کیا۔

مکرم مبارک طاہر صاحب نے اپنے خطاب میں دین کی پرامن تعلیمات کا ذکر کیا اور بیت الذکر بھی امن کا ایک نشان ہے۔ تقریب کے اختتام پر آپ نے دعا کروائی۔ نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے ساتھ بیت الذکر کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔ اس تقریب میں مانگے بورے کے علاوہ اردگرد کے احمدی دیہات سے 400 سے زائد احباب وخواتین نے شرکت کی۔ تقریب کے اختتام پر سب شاملین کو کھانا پیش کیا گیا۔ اس بیت الذکر کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت حبیب عطا فرمایا ہے۔ بیت کا سائز 50 / 35 فٹ ہے۔

کوری بونڈو Bo ریجن

یہ بیت الذکر سیرالیون سے لائبیریا جانے والی مین ہائی وے پر واقع ہے۔ بیت الذکر سے تھوڑے فاصلے پر ہمارا پرائمری اور سیکنڈری سکول بھی واقع ہے۔ یہاں بہت پرانی جماعت ہے۔ مگر اب تک بیت الذکر کی تعمیر مختلف وجوہ کی بنا پر نہیں ہو سکی تھی۔ امسال یہاں بیت الذکر کی تعمیر شروع کی گئی اور بہت ہی مختصر عرصہ میں وسیع اور خوبصورت بیت الذکر کی تعمیر مکمل کر لی گئی۔

مورخہ 10 فروری کو ایک نہایت سادہ اور پروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں علاقے کے سرکردہ افراد کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ اس سے قبل افراد جماعت ایک دکان میں نماز سینٹر بنا کر وہاں نمازیں ادا کرتے تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی مکرم مبارک طاہر صاحب نے اپنے خطاب میں احباب جماعت کو نمازوں کے قیام اور بیت الذکر کو آباد رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ بیت الذکر کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔

اس تقریب میں کوری بونڈو کے علاوہ بو، باڈا جمعہ سوا اور دوسرے قریبی دیہات سے کل 450 سے زائد احباب جماعت نے شرکت کی۔ اس بیت الذکر کا سائز 35 / 25 فٹ ہے۔ پروگرام کے اختتام پر سب شاملین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

لونسر ریجن

سیرالیون میں خانہ جنگی سے قبل لونسر میں ہماری چھوٹی سی جماعت ہوا کرتی تھی۔ اسی طرح ایک پرانی بیت الذکر بھی تھی۔ مگر جنگ کے بعد نہ یہاں مشن ہاؤس رہا اور نہ بیت الذکر۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں 2006ء میں مشن ہاؤس مکمل کیا گیا ہے اور اب خدا کے فضل سے یہاں وسیع اور خوبصورت سینٹرل بیت الذکر کی تعمیر بھی مکمل ہوگئی ہے۔ مکرم ناصر احمد صاحب ٹھیکیدار نے اس بیت الذکر کو خوبصورت میناروں سے سجا دیا ہے۔ یہاں اب خدا کے فضل سے اچھی جماعت قائم ہو چکی ہے۔ یہاں کے پیراماؤنٹ چیف احمدی ہیں۔ یہاں ہمارا پرائمری سکول بھی ہے۔

مورخہ 21 فروری کو بیت کے احاطہ میں ایک پر وقار تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ تقریب میں لونسر کے پیراماؤنٹ چیف کے علاوہ وہاں کی سرکردہ شخصیات نے بھی شرکت کی۔ اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ مکرم مبارک طاہر صاحب نے اپنے خطاب میں احباب جماعت کو قیام نماز اور باجماعت نمازوں کی طرف توجہ دلائی۔ تقریب کے اختتام پر دعا ہوئی۔ نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے ساتھ بیت الذکر کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔ تقریب کے اختتام پر سب شاملین کو کھانا پیش کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اس بیت الذکر کا نام بیت المومن عطا فرمایا ہے۔ اس بیت کا سائز 45 / 30 فٹ ہے۔

نیوٹن مشائکا ریجن

یہ جگہ سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن سے باہر جانے والی مین ہائی وے پر واقع ہے۔ یہ مین ہائی وے دارالحکومت کو پورے ملک سے ملاتی ہے۔ جہاں یہ نئی بیت الذکر تعمیر ہوئی ہے۔ اسی کمپاؤنڈ میں ہمارا پرائمری اور سیکنڈری سکول بھی واقع ہے۔

مورخہ 24 فروری کی صبح یہاں ایک پروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں احباب جماعت کے علاوہ علاقے کے سرکردہ شخصیات نے بھی شرکت کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ محترم امیر صاحب نے اس جگہ کے حوالے سے بعض تاریخی واقعات بتائے۔ مکرم مبارک طاہر صاحب نے اپنے خطاب میں احباب جماعت کو نئی بیت الذکر کی تعمیر کے بعد اسے آباد رکھنے کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ بیت الذکر کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔ اس تقریب میں کل ایک ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔ تقریب کے بعد سب شاملین کو کھانا پیش کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اس بیت الذکر کا نام بیت نورالدین عطا فرمایا ہے۔ اس بیت کا سائز 52 / 38 فٹ ہے۔

سیمبے ہوں میا مبا ریجن

سیمبے ہوں چیفڈم ہیڈکوارٹر ٹاؤن ہے۔ یہاں ہماری کافی پرانی جماعت ہے۔ اس ٹاؤن میں ہمارا پرائمری اور سیکنڈری سکول بھی ہے۔ امسال یہاں خدا کے فضل سے بہت خوبصورت اور بڑی بیت الذکر کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔

بیت الذکر کے افتتاح کے موقع کی مناسبت سے ایک سادہ مگر پروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس بابرکت تقریب میں شمولیت کے لئے "سیمبے" ہوں کے علاوہ اردگرد کی جماعتوں سے بھی کثیر تعداد میں احباب جماعت اکٹھے ہوئے تھے۔ احباب جماعت کے علاوہ ٹاؤن کی سرکردہ شخصیات نے بھی اس تقریب میں شرکت کی۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد یہاں کے پیراماؤنٹ چیف جو کہ عیسائی ہیں انہوں نے اپنے تاثرات میں جماعت کی خدمات کا برملا اظہار کیا اور بیت الذکر کی تعمیر پر بہت خوشنودی ظاہر کی۔

مکرم مبارک طاہر صاحب نے اپنے خطاب میں قرآن وحدیث کی روشنی میں قیام صلوۃ کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ تقریب کے اختتام پر دعا ہوئی۔ نماز ظہر کی ادائیگی سے بیت الذکر کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔ اس تقریب میں کل 2020 افراد نے شرکت کی۔ تقریب کے اختتام پر سب شاملین کو کھانا پیش کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اس بیت الذکر کا نام بیت بشیر عطا فرمایا ہے۔ اس بیت الذکر کا سائز 60 / 40 فٹ ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ سیرالیون کو بیوت الذکر کی تعمیر کے ساتھ انہیں آباد رکھنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور ان میں عباد الرحمٰن پروان چڑھیں۔ آمین

ہفتہ تعلیم القرآن

سال 2009ء کا دوسرا ہفتہ تعلیم القرآن 8 تا 14 مئی 2009ء منایا جا رہا ہے۔ تمام امراء، صدران وسیکرٹریان تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسب پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن منا کر اس کی تفصیلی کارگزاری رپورٹ مرکز کو ارسال فرمائیں۔

☆ مورخہ 8 مئی 2009ء بروز جمعہ نماز تہجد سے اس بابرکت ہفتہ کا آغاز کیا جائے۔ باجماعت نمازوں کے قیام کو یقینی بنایا جائے۔

☆ مورخہ 8 مئی 09ء کا خطبہ جمعہ قرآن کریم کے فضائل و برکات، تعلیم القرآن اور ہماری ذمہ داریوں کے متعلق دیا جائے۔

☆ ہر فرد جماعت قرآن کریم روزانہ کم از کم دو رکوع تلاوت کرے کر ترجمہ بھی پڑھے۔

☆ ہر سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لے کہ اس کے حلقہ میں انصار، خدام، اطفال، لجنہ یا ناصرات میں سے جو ابھی تک قرآن کریم ناظرہ نہیں جانتے، ان کو قرآن کریم پڑھانے کا فوری انتظام کیا جائے۔ نیز جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کرے، خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کرکے روزانہ تلاوت کی طرف توجہ دلائی جائے۔

☆ دوران ہفتہ جماعت میں ایک اجلاس عام ضرور منعقد کرائیں۔ جس میں قرآن کریم کے فضائل و برکات کا تذکرہ ہو، اس میں ذیلی تنظیموں کے ممبران کو بھی شامل کریں۔ نیز ذیلی تنظیمیں اپنے اجلاسات میں بھی فضائل قرآن کو بیان کریں۔ مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم کے پروگرام بنائیں۔ اطفال و ناصرات کو حضرت مسیح موعود کی قرآن کریم کے بارہ میں نظمیں بھی یاد کروائی جائیں۔

☆ سیکرٹریان وصایا جائزہ لیں کہ ان کی جماعت میں موصیان قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں۔ پھر موصیان کی ڈیوٹی لگائیں کہ قواعد وصیت کے قاعدہ نمبر 17 کے مطابق کم از کم دو ایسے احباب کو قرآن ناظرہ سکھائیں جو قرآن ناظرہ نہیں جانتے۔

☆ ہفتہ قرآن کے اختتام پر نظارت ہذا کو رپورٹ ضرور بھجوائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

خطبہ جمعہ

آنحضرت ﷺ کی پیروی کر کے ہم خداتعالیٰ کی محبت پا سکتے ہیں تبھی ہمارے گناہ بخشے جائیں گے اور دعائیں قبول ہوں گی

آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کا خوبصورت تذکرہ اور اس حوالہ سے احباب جماعت کو نصائح

آنحضرت ﷺ رحمۃ للعالمین بن کے آئے۔ آپؐ دشمنوں کے لئے بھی رو رو کر دعائیں کرتے رہے

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13/مارچ 2009ء بمطابق 13/امان 1388 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور نے 12 ربیع الاول کو میلا دالنبی کے سلسلہ میں بعض تاریخی امور اور حضرت مسیح موعود کے فتویٰ کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا

آنحضرت ﷺ کی ذات تو وہ بابرکت ذات ہے کہ جب آپؐ آئے تو رحمۃ للعالمین بن کے آئے۔ آپؐ تو دشمنوں کے لئے بھی رو رو کر دعائیں کرتے رہے۔

ایک صحابیؓ سے روایت ہے کہ ایک رات مجھے آنحضرت ﷺ کے ساتھ تہجد کی نماز پڑھنے کا موقع ملا تو اس میں آپؐ یہی دعا مستقل کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کو بخش دے اور عقل دے۔

(سنن النسائی کتاب الافتتاح باب ترديد الآية حديث نمبر 1010)

آنحضرت ﷺ کا اسوہ تو یہ تھا کہ ایک صحابیؓ کے جنگ کے دوران دشمن پر غلبہ پا کے اُسے قتل کر دینے پر جبکہ اس نے کلمہ پڑھ لیا تھا، آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم نے دل چیر کر دیکھا تھا؟ اور اتنا شدت سے اظہار کیا کہ انہوں نے خواہش کی کہ کاش مَیں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب علی مایقاتل المشرکون حدیث نمبر 2643)

............حضرت مسیح موعود اس کے تسلسل میں کیا فرماتے ہیں، مَیں آگے پیش کرتا ہوں۔ فرمایا کہ محض تذکرہ آنحضرت ﷺ کا عمدہ چیز ہے۔ ’’اس سے محبت بڑھتی ہے اور آپؐ کی اتباع کے لئے تحریک ہوتی اور جوش پیدا ہوتا ہے‘‘۔

(الحکم جلد 7 نمبر 11 صفحہ 5۔ 24/مارچ 1903ء۔ ملفوظات جلد سوم صفحہ 159 حاشیہ۔ جدید ایڈیشن)

’’قرآن شریف میں بھی اس لئے بعض تذکرے موجود ہیں جیسے فرمایا وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ اِبْرَاهِيْمَ (مریم:42)‘‘۔

(الحکم جلد 7 نمبر 11 صفحہ 5۔ 24/مارچ 1903ء۔ ملفوظات جلد سوم صفحہ 159 حاشیہ۔ جدید ایڈیشن)

’’لیکن ان تذکروں کے بیان میں بعض بدعات ملا دی جائیں تو وہ حرام ہو جاتے ہیں‘‘۔ فرمایا کہ ’’یہ یاد رکھو کہ اصل مقصد (۔) کا توحید ہے۔............ آنحضرت ﷺ کا تذکرہ موجب رحمت ہے مگر غیر مشروع امور و بدعات منشاء الٰہی کے خلاف ہیں۔............

(الحکم جلد 7 نمبر 11 صفحہ 5۔ 24/مارچ 1903ء۔ ملفوظات جلد سوم صفحہ 160 حاشیہ۔ جدید ایڈیشن)

............حدیث میں آیا ہے آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ بہشت ایک ایسا مقام ہوگا جس میں صرف مَیں ہوں گا۔ ایک صحابیؓ جس کو آپ سے بہت ہی محبت تھی یہ سن کر رو پڑا اور کہا حضورؐ مجھے آپؐ سے بہت محبت ہے۔ آپ نے فرمایا تو میرے ساتھ ہوگا۔ خیال ہوا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مَیں ہوں گا تو شاید یہ صحابیؓ وہاں نہ پہنچ سکیں فرمایا کہ اگر تجھے مجھ سے محبت ہے تو میرے ساتھ ہوگا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’دوسرا گروہ جنہوں نے مشرکانہ طریق اختیار کئے ہیں روحانیت ان میں بھی نہیں ہے۔ قبر پرستی کے سوا کچھ نہیں‘‘۔

(الحکم جلد 7 نمبر 11 صفحہ 5۔ 24/مارچ 1903ء۔ ملفوظات جلد سوم صفحہ 160-161 حاشیہ۔ جدید ایڈیشن)

............اسی طرح ایک شخص نے سوال کیا تو اس کو آپ نے خط لکھوایا اور فرمایا کہ میرے نزدیک اگر بدعات نہ ہوں اور جلسہ ہو اس میں تقریر ہو، اس میں آنحضرت ﷺ کی سیرت بیان کی جاتی ہو، آنحضرت ﷺ کی مدح میں کچھ نظمیں خوش الحانی سے پڑھ کے سنائی جائیں وہاں تو ایسی مجلسیں بڑی اچھی ہیں اور ہونی چاہئیں۔

حضرت مسیح موعود کس طرح اپنی اس عشق و محبت کی جو محفلیں ہیں ان کو سجانا چاہتے ہیں یا اس بارہ میں ذکر کرنا چاہتے ہیں، فرماتے ہیں: ’’خدا فرماتا ہے (۔) (آل عمران: 32)‘‘ کہ اگر اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ یہ قرآن کریم کی آیت ہے۔............

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’اگر آپؐ نے ایک روٹی پر پڑھا ہوتا تو ہم ہزار پر پڑھتے۔ ہاں آنحضرت ﷺ نے خوش الحانی سے قرآن سنا تھا اور آپؐ اس پر روئے بھی تھے۔ جب یہ آیت (۔) (النساء:42)‘‘ (اور ہم تجھے ان لوگوں کے متعلق بطور گواہ لائیں گے۔ قرآن سنا ضرور کرتے تھے اور اس پر آپؐ جب یہ آیت آئی کہ آپ گواہ ہوں گے تو آپؐ اس پر رو پڑے۔ یہ رونا اصل میں آپؐ کی عاجزی کا انتہائی مقام اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح یہ مقام آپ کو عطا فرمایا۔)

حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں اس سے ’’آپ روئے اور فرمایا بس کر مَیں اس سے آگے نہیں سن سکتا۔ آپ کو اپنے گواہ گزرنے پر خیال گزرا ہوگا‘‘۔

(ایضاً صفحہ 162)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’ہمیں خود خواہش رہتی ہے کہ کوئی خوش الحان حافظ ہو تو قرآن سنیں‘‘۔ یہ ہے اتباع آنحضرت ﷺ کی۔ پھر لکھتے ہیں کہ ’’آنحضرت ﷺ نے ہر ایک کام کا نمونہ دکھلا دیا ہے وہ ہمیں کرنا چاہئے۔ سچے مومن کے واسطے کافی ہے کہ دیکھ لیوے کہ یہ کام آنحضرت ﷺ نے کیا ہے کہ نہیں؟ اگر نہیں کیا تو کرنے کا حکم دیا ہے یا نہیں؟ حضرت ابراہیمؑ آپؐ کے جد امجد تھے اور قابل تعظیم تھے۔ کیا وجہ کہ آپؐ نے ان کا مولود نہ کروایا؟‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 162۔ جدید ایڈیشن)

.... بہرحال خلاصہ یہ کہ مولود کے دن جلسہ کرنا، کوئی تقریب منعقد کرنا منع نہیں ہے بشرطیکہ اس میں کسی بھی قسم کی بدعات نہ ہوں۔ آنحضرت ﷺ کی سیرت بیان کی جائے۔ اور اس قسم کا (پروگرام) صرف یہی نہیں کہ سال میں ایک دن ہو۔ محبوب کی سیرت جب بیان کرنی ہے تو پھر سارا سال ہی مختلف وقتوں میں جلسے ہوسکتے ہیں اور کرنے چاہئیں اور یہی جماعت احمدیہ کا تعامل رہا ہے، اور یہی جماعت کرتی ہے۔ اس لئے یہ کسی خاص دن کی مناسبت سے نہیں، لیکن اگر کوئی خاص دن مقرر کر بھی لیا جائے اور اس پہ جلسے کئے جائیں اور آنحضرت ﷺ کی سیرت بیان کی جائے بلکہ ہمیشہ سیرت بیان کی جاتی ہے۔ اگر اس طرح پورے ملک میں اور پوری دنیا میں ہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے لیکن یہ ہے کہ بدعات شامل نہیں ہونی چاہئیں۔ کسی قسم کے ایسے خیالات نہیں آنے چاہئیں کہ اس مجلس سے ہم نے جو برکتیں پالی ہیں ان کے بعد ہمیں کوئی اور نیکیاں کرنے کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ بعضوں کے خیال ہوتے ہیں۔ تو نہ افراط ہو نہ تفریط ہو۔

پس آج مَیں بقیہ وقت میں حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کی روشنی میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کے بعض پہلو بیان کروں گا تا کہ ہم بھی ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں تبھی ہم جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، آنحضرت ﷺ کی پیروی کرکے خدا تعالیٰ کی محبت کو پا سکتے ہیں اور تبھی ہمارے گناہ بخشے جائیں گے، تبھی ہماری دعائیں بھی قبولیت کا درجہ پائیں گی۔

بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا آنحضرت ﷺ کو وسیلہ بنا کر دعا کی جا سکتی ہے؟ آپ کی سنت کی پیروی اور آپؐ سے محبت کا تعلق، اللہ تعالیٰ کی رضا آپ کو حاصل کرنے کا وسیلہ ہی ہے۔ (نداء) کے بعد کی دعا میں بھی یہی دعا سکھائی گئی ہے۔ جو آیت مَیں نے پڑھی ہے اس کا کچھ حصہ حضرت مسیح موعود نے درج فرمایا تھا۔ پوری آیت اس طرح ہے۔ (۔) (آل عمران: 32) تو کہہ دے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو وہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ آپؐ نے کیا سنت قائم فرمائی؟ جن کی ہم نے پیروی کرنی ہے۔ آپؐ کے کیا کچھ عمل تھے جو آپؐ نے اپنے صحابہ کے سامنے کئے اور آگے روایات میں ہم تک پہنچے۔

آپ ﷺ پر دنیا والے یہ الزام لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپؐ نے دنیاوی جاہ و حشمت کے لئے حملے کئے اور ایک علاقے کو زیر کرکے اپنی حکومت میں لے آئے۔ پھر آپؐ کی ازواج مطہرات کے حوالے سے قسم قسم کی باتیں آج کل کی جاتی ہیں۔ ایسی کتابیں لکھی جاتی ہیں باتیں کہ جن کو کوئی شریف النفس پڑھ بھی نہیں سکتا۔ بلکہ امریکہ میں ہی جو نئی کتاب لکھی گئی ہے، اس پہ کسی عیسائی نے ہی یہ تبصرہ کیا تھا کہ ایسی بیہودہ کتاب ہے کہ اس کو تو پڑھا ہی نہیں جاسکتا۔ تو یہ سب الزامات جو آپ ﷺ کی ذات پر لگائے جاتے ہیں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہمیشہ سے آپؐ کی ذات بابرکات پر یہ الزام لگائے گئے۔ جب آپؐ نے دعویٰ کیا اس وقت بھی کفار کا یہ خیال تھا کہ شاید کسی دنیاوی لالچ کی وجہ سے آپؐ نے یہ دعویٰ کیا ہے اور آپؐ کے چچا کے ذریعہ سے آپؐ کو یہ پیغام بھیجا کہ آپؐ ہمارے مذہب کے بارہ میں، ہمارے بتوں کے بارے میں کچھ کہنا چھوڑ دیں اور اپنے دین کی تبلیغ بھی نہ کریں اور ہم اس کے بدلے میں آپؐ کی سرداری بھی تسلیم کرنے کو تیار ہیں۔ اپنی دنیا کی جاہ و حشمت جو ہمارے پاس ہے وہ بھی آپؐ کو دینے کو تیار ہیں۔ اپنی دولت بھی دینے کو تیار ہیں۔ عرب کی خوبصورت ترین عورت بھی دینے کو تیار ہیں تو آپؐ کا جواب یہ تھا کہ اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند بھی رکھ دیں تو تب بھی مَیں اپنے فرض سے باز نہیں آؤں گا۔ مَیں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ ان کی خرابیاں ان کو بتاؤں اور ان کو سیدھے راستے پر چلاؤں۔ اگر اس کے لئے مجھے مرنا ہی ہے تو پھر مَیں بخوشی اس موت کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی اس راہ میں وقف ہے اور موت کا ڈر مجھے اس کام سے روک نہیں سکتا اور نہ ہی کسی قسم کا لالچ مجھے اس سے روک سکتا ہے۔

پس دنیاداروں نے تو ہمیشہ سے آپؐ کے اس کام کو جو آپ خدا تعالیٰ کی خاطر کر رہے تھے اور خدا تعالیٰ کے حکم سے کر رہے تھے دنیاوی اور ظاہری چیز سمجھا اور کفّار نے آپؐ کو اس کے لئے پیشکش بھی کی اور آپ نے اس وجہ سے کفار کی ہر قسم کی پیشکش کو ردّ کرکے یہ واضح کر دیا کہ مَیں اس دنیا کی جاہ و حشمت اور دولت کا امیدوار نہیں ہوں بلکہ مَیں تو زمین و آسمان کے خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ وہ آخری نبی ہوں جس نے تمام دنیا پر خدائے قادر و توانا اور واحد و یگانہ کا جھنڈا لہرانا ہے۔ اور آپؐ کی اس بات کا اعلان اللہ تعالیٰ نے بھی آپؐ پر یہ آیت نازل کرکے کر دیا کہ (۔) (الانعام: 163) ان سے کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

پس یہ تھا آپؐ کا مقام جو سرتاپا خدا کی محبت میں ڈوب کر آپؐ کو ملا تھا۔ آپؐ کو دنیاوی جاہ و حشمت نہیں چاہئے تھی۔ آپؐ کو تو خدائے واحد کی حکومت تمام دنیا پر چاہئے تھی اور اس کے لئے آپؐ نے ہر دکھ اٹھایا۔ آپ نے دنیا کو بتایا کہ اگر تم ہمیشہ کی زندگی چاہتے ہو تو میری پیروی کرو اور نمازوں کے وہ حق ادا کرنے کی اور وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرو جس کے نمونے مَیں نے قائم کئے ہیں۔ عبادتوں میں ڈوبنا ہی زندگی کی ضمانت ہے۔ اور قربانیوں کے ذریعہ حقیقی موت سے پہلے وہ موت اپنے اوپر وارد کرو جس کے اعلیٰ ترین معیار مَیں نے قائم کئے ہیں اور اس وجہ سے جو موت آئے گی تو پھر ایک ابدی زندگی شروع ہوگی۔ جو انسان کو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بنائے گی۔ پس نمازوں اور قربانیوں کی وہ معراج آپؐ نے حاصل کی جس نے زندگی اور موت کے نئے زاویے آپؐ کی ذات میں قائم فرما دیئے اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے یہ اعلان کروا دیا کہ مجھے کسی لالچ کی کیا ترغیب دیتے ہو اور مجھے کسی ظلم کا نشانہ بنانے سے کیا ڈراتے ہو، میرا تو ہر فعل میرے خدا کے لئے ہے اور جس کا سب کچھ خدا کا ہو جائے اس کے لئے نہ دنیاوی زندگی کی کوئی حیثیت ہے، نہ موت کی کوئی حیثیت ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا، آنحضرت ﷺ نے یہ اعلان کرکے ہمیں یہ بھی تعلیم دی کہ میرے نمونے تو یہ ہیں۔ تم بھی فَاتَّبِعُوْنِی کے حکم پر عمل کرتے ہوئے ان راستوں پر قدم مارنے کی کوشش کرو۔

آج .... جماعت کو بھی ان خوفوں سے ڈرانے کی دنیا کے کئی ممالک میں کوشش کی جاتی ہے۔ پاکستان میں تو ہر جگہ ہی، ہر روز کچھ نہ کچھ ہوتا رہتا ہے۔ اسی طرح ہندوستان میں بھی (۔) اکثریت کے علاقوں میں احمدیوں پر ظلم کئے جا رہے ہیں، خاص طور پر نومبائعین کو خوب ڈرایا جاتا ہے۔ اور حتیٰ کہ اب تو یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ یورپ کے ممالک میں بھی، بلغاریہ سے پچھلے دنوں جو رپورٹ آئی کہ وہاں کے مفتی کے کہنے پر احمدیوں کو ہراساں کیا گیا۔ اب بلغاریہ بھی نیا نیا یورپی یونین میں شامل ہوا ہے اس علاقہ میں بھی (۔) کی تعداد کافی ہے تو وہاں کے مفتی کے کہنے پر پولیس نے 7، 8 احمدیوں کو پکڑ لیا اور ان سے کافی سختی کی، .... اگر اس اصل کو ہم سمجھ لیں کہ اپنی عبادتوں اور قربانیوں کو خالص اللہ کے لئے کرلیں اور اس بات پر قائم ہو جائیں کہ ہمارا جینا اور مرنا ہمارے خدا کے لئے ہے۔ تو جہاں انفرادی طور پر ہم اپنی ابدی زندگی کے وارث ہوں گے وہاں ہر احمدی اس دنیا میں بھی ہزاروں مردہ روحوں کو زندگی بخشنے کے سامان کرنے والا ہوگا۔

پس سب سے پہلے دعاؤں پر زور دیتے ہوئے اُسوہ رسول ﷺ کے مطابق دنیا کی زندگی کے سامان کرنے والا ہر احمدی کو بننا چاہئے۔ اگر ہمارے عمل صحیح ہوں گے ہم اس اسوہ پر چلنے والے ہوں گے تبھی ہم اپنی زندگی کے سامان کے ساتھ ساتھ دنیا والوں کی زندگی کے بھی سامان کر رہے ہوں گے۔ اس اسوہ پر چلتے ہوئے جو آنحضرت ﷺ نے ہمارے لئے چھوڑا ہمیں اپنی عبادتوں کے بھی معیار قائم کرنے ہوں گے۔

آپؐ نے عبادتوں کے کیا معیار قائم فرمائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے،

حضرت عائشہؓ کے حوالے سے یہ بتادوں کہ مَیں نے ایک کتاب کا جو ذکر کیا اس میں بھی حضرت عائشہؓ کی ذات کے حوالے سے آنحضرت ﷺ پر گند اچھالنے کی مذموم کوشش کی گئی ہے۔ بہرحال حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہتی ہیں کہ عورت ذات ہونے کی وجہ سے ٹھیک ہے کہ آپؐ کو ایک محبت اور پیار تھا لیکن آپؐ کا اصل محبوب کون تھا، حقیقی محبوب کون تھا۔ یہ بتاتے ہوئے حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میرے ہاں حضورؐ کی باری تھی ﷺ اور یہ باری نویں دن آیا کرتی تھی۔ بہرحال کہتی ہیں کہ میری آنکھ کھلی تو مَیں نے دیکھا کہ آپؐ بستر پر نہیں ہیں۔ مَیں گھبرا کر باہر صحن میں نکلی تو دیکھا کہ حضورؐ سجدے میں پڑے ہوئے ہیں اور کہہ رہے تھے کہ اے میرے پروردگار! میری روح اور میرا دل تیرے حضور سجدہ ریز ہیں۔ تو یہ ہے حقیقی محبوب کے سامنے اظہار اور یہ ہے جواب ان لوگوں کے لئے جو آپؐ کی ذات پر بیہودہ الزام لگاتے ہیں۔

پھر آپؐ اپنی سونے کی حالت میں بھی خدا تعالیٰ کی یاد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میری دونوں آنکھیں تو بے شک سوتی ہیں لیکن دل بیدار رہتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب التہجد باب قیام النبیؐ باللیل فی رمضان حدیث نمبر 1147)

اور اس دل کی بیداری میں کیا ہوتا تھا؟ ذکر خدا ہوتا تھا۔ ہر کروٹ آپؐ کو خدا کی یاد دلاتی تھی۔ آپ ﷺ نے مختلف مواقع اور مختلف حالتوں کی جو دعائیں ہمیں اپنے عملی نمونے سے سکھائی ہیں وہ بھی اس بات کی دلیل ہیں کہ آپؐ کا اوڑھنا بچھونا خدا تعالیٰ کا ذکر اور عبادت تھی۔ پس یہ تصور ہے جو آپ نے ہمیں دیا کہ مومن کا ہر فعل اور حرکت و سکون عبادت بن سکتا ہے اگر خدا تعالیٰ کی خاطر ہو اور خدا تعالیٰ کی یاد دلانے والا ہو۔ اس نیت سے ہو کہ یہ فعل خدا کا قرب دلانے والا بنے گا۔

مثلاً ایک دفعہ آپؐ ایک صحابیؓ کے گھر گئے انہوں نے وہاں نیا گھر بنایا تھا۔ دیکھا کہ ایک کھڑکی رکھی ہوئی ہے۔ ظاہر ہے آپؐ کو معلوم تو تھا کھڑکی کیوں رکھی جاتی ہے۔ آپؐ نے تربیت کے لئے اس سے پوچھا کہ بتاؤ یہ کھڑکی کس لئے رکھی ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ ہوا اور روشنی کے لئے۔ آپؐ نے فرمایا بالکل ٹھیک ہے لیکن اس لئے رکھ دیتے، یہ بھی نیت ساتھ ملا لیتے کہ اذان کی آواز بھی اس سے آئے گی تاکہ مَیں نمازوں پہ جاسکوں تو تم نے پہلے جو یہ دونوں مقصد بیان کئے ہیں وہ تو حاصل ہو ہی جاتے اور ساتھ ہی اس کا ثواب بھی مل جاتا۔

پھر ایک روایت میں آپؐ نے فرمایا، حدیث میں آتا ہے کہ خاوند کو چاہئے کہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے بیوی کے منہ میں لقمہ اگر ڈالتا ہے تو اس کا بھی ثواب ہے۔ اب اس کا مطلب صرف یہ نہیں کہ صرف لقمہ ڈالنا بلکہ بیوی بچوں کی پرورش ہے، ان کی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ ایک مرد کا فرض ہے کہ اپنے گھر کی ذمہ داری اٹھائے۔ لیکن اگر یہی فرض وہ اس نیت سے ادا کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے میرے پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے اور خدا کی خاطر میں نے اپنی بیوی، جو اپنا گھر چھوڑ کے میرے گھر آئی ہے، اس کا حق ادا کرنا ہے، اپنے بچوں کا حق ادا کرنا ہے تو وہی فرض ثواب بھی بن جاتا ہے۔ یہ بھی عبادت ہے۔ اگر یہ خیالات ہوں ہر احمدی کے تو آج کل کے جو عائلی جھگڑے ہیں، تُو تکار اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراضگیاں ہیں ان سے بھی انسان بچ جاتا ہے۔ بیوی اپنی ذمہ داریاں سمجھے گی کہ میرے پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ مَیں خاوند کی خدمت کروں، اس کا حق ادا کروں اور اگر اللہ تعالیٰ کی خاطر مَیں یہ کر رہی ہوں گی تو اس کا ثواب ہے۔ تو آنحضرت ﷺ نے دونوں فریقوں کو یہ بتایا کہ اگر تم اس طرح کرو تو تمہارا یہ فعل بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کی وجہ سے عبادت بن جائے گا۔ اس کا ثواب ملے گا۔ تو یہ چیزیں ہیں جو انسان کو سوچنی چاہئیں اور یہی چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں جو بعض گھروں کو جنت نظیر بنا دیتی ہیں۔

آنحضرتؐ کی عبادت کے بارہ میں حضرت عائشہؓ سے ہی ایک روایت ہے، کہتی ہیں ایک رات مَیں نے دیکھا کہ آپ تہجد کی نماز میں سجدے میں پڑے ہیں اور یہ دعا کر رہے تھے کہ اللہ تیرے لئے میرے جسم و جان سجدے میں ہیں۔ میرا دل تجھ پر ایمان لاتا ہے۔ اے میرے ربّ یہ دونوں ہاتھ تیرے سامنے پھیلے ہیں اور جو کچھ مَیں نے ان کے ساتھ اپنی جان پر ظلم کیا وہ بھی تیرے سامنے ہے۔ اے عظیم! جس سے ہر عظیم بات کی امید کی جاتی ہے۔ میرے گناہوں، میرے عظیم گناہوں کو بخش دے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ اس کے بعد جب نماز سے، دعا سے، فارغ ہوئے پھر آپؐ نے مجھے فرمایا کہ جبریلؑ نے مجھے یہ الفاظ پڑھنے کے لئے کہا ہے اور تم بھی یہ پڑھا کرو۔

(مجمع الزوائد جلد 2 کتاب الصلاۃ باب مایقول فی رکوعہ وسجودہ۔ حدیث نمبر 2775۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت طبع اول 2001ء)

اب دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے جس کامل بندے سے اللہ تعالیٰ نے ایک عرصہ پہلے یہ اعلان کروایا تھا کہ دنیا کو بتادو کہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی، میری موت سب خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ کوئی کام نہیں جو مَیں اپنے لئے کروں یا اپنی مرضی سے کر رہا ہوں۔ یا اپنی کسی ذاتی خواہش کی وجہ سے کر رہا ہوں۔ بلکہ میرا ہر عمل اور ہر فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے وہ اللہ تعالیٰ کا کامل بندہ کس طرح اپنی بندگی کے کامل ہونے کا اظہار کر رہا ہے۔ بڑی عاجزی اور خشیت سے یہ دعا مانگ رہا ہے کہ مَیں نے اپنی جان پہ ظلم کیا ہے، میرے گناہوں کو بخش دے۔ دراصل یہ نمونے ہمارے لئے قائم کئے گئے ہیں کہ کسی بھی قسم کی نیکی پر کسی بھی قسم کا تفاخر نہ کرو۔ فخر تم میں پیدا نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے عاجز بندے بنتے ہوئے اس کے آگے جھکے رہو اور اس کی رحمت طلب کرتے رہو۔

پھر آپؐ کی سیرت کا ایک اور پہلو ہے وہ مَیں اس وقت لیتا ہوں۔ جو انصاف اور مساوات سے متعلق ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم سے پہلی قومیں اس لئے ہلاک ہوئیں کہ جب بڑے آدمی سے جب کوئی قصور ہوتا تھا تو اسے چھوڑ دیا جاتا تھا اور جب کمزور کسی جرم کا مرتکب ہوتا تو اسے سزا دی جاتی تھی۔ تو یہ میری اُمّت میں نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن آج کل اگر ہم دیکھیں تو کثرت سے یہ نظر آتا ہے، بے انصافیاں، (۔) میں پیدا ہو چکی ہیں۔ ایک قبیلہ کی مشہور عورت جو اچھے خاندان کی، اچھی پوزیشن کی عورت تھی اس نے چوری کی، اس کا نام فاطمہ تھا اور اس پہ آنحضرت ﷺ نے چوری کی سزا لاگو کی۔ صحابہ نے اس کے لئے جان بچانے کے لئے کوشش کی۔ آخر کسی کو جرأت نہ ہوئی تو حضرت اسامہؓ کو سفارش کے لئے بھیجا۔ جب انہوں نے سفارش کی تو آپؐ کا چہرہ ایک دم متغیر ہو گیا اور فرمایا کہ تم اس کی بات کرتے ہو؟ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی یہ جرم کرتی تو مَیں اس پر بھی سزا لاگو کرتا۔ تو یہ انصاف کا معیار تھا جو آپؐ نے قائم فرمایا۔

(صحیح بخاری کتاب الحدود۔ باب اقامۃ الحدود علی الشریف...... باب کراھیۃ فی الحد۔ حدیث نمبر 6787-6788)

ایک مرتبہ ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے دو لڑکوں کو لے جا کر یہ سفارش کی کہ ان کا بھی یہ خیال ہے اور مجھے بھی یہی خیال ہے کہ زکوٰۃ کی وصولی پر ان کو لگایا جائے۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ابوذر جسے عہدہ کی خواہش ہو ہم اسے عہدہ نہیں دیتے۔ جب خدا دیتا ہے تو پھر توفیق دیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی مدد بھی کرتا ہے۔ اس خواہش کے بغیر کوئی شخص کسی بھی خدمت پر معمور کیا جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے کہ اس کی مدد بھی کرے اور اس میں برکت بھی ڈالے۔ فرمایا کہ جب مانگ کر لیا جائے تو پھر کام جو ہے وہ حاوی کر دیا جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ٹھیک ہے تم نے مانگ کے کام لیا، تم سمجھتے ہو مَیں اس کا اہل ہوں، تمہاری آگے آنے کی بڑی خواہش تھی تو پھر یہ ساری ذمہ داریاں نبھاؤ۔ مَیں دیکھوں تم کس حد تک نبھاتے ہو؟ پس عہدے کی خواہش جو ہے اس میں نفس پسندی کا دخل ہے اور اللہ تعالیٰ کو یہ بات بالکل پسند نہیں کہ انسان اپنے نفس کا زیادہ سے زیادہ اظہار کرے۔

آج بھی بعض دفعہ جماعت میں جن جگھوں پر جن جماعتوں میں تربیت کی کمی ہے، جن

لوگوں میں تربیت کی کمی ہے وہ اب عہدے کی خواہش کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ علم نہ ہونے کی وجہ سے بعض جگہوں پہ جب جماعتی انتخابات ہوتے ہیں اپنے آپ کو ووٹ بھی دے لیتے ہیں۔ تو بہرحال اب تو اللہ کے فضل سے کافی حد تک جماعت کے افراد کو سوائے ایک آدھ کے جو نیا ہو ان باتوں کا، قواعد کا علم ہو چکا ہے۔ اپنے آپ کو ووٹ دینے کی پابندی اس لئے جماعت میں ہے کہ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عہدے کی خواہش نہ کرو۔ اپنے آپ کو ووٹ دینے کا مطلب ہے کہ مَیں اس عہدے کا اہل ہوں اور میرے سے زیادہ کوئی اہل نہیں ہے اس لئے مجھے بنایا جائے۔

اسی طرح بعض لوگ انتخابات جب ہوتے ہیں تو اگر اپنے آپ کو ووٹ نہیں بھی دیتے اس مجبوری کی وجہ سے کہ جماعت کے قواعد اجازت نہیں دیتے تو پھر وہ اپنا ووٹ استعمال بھی نہیں کرتے۔ اپنے ووٹ کو استعمال نہ کرنا بھی اس بات پر محمول کیا جاتا ہے کہ انسان سمجھتا ہے کہ مَیں اس بات کا اہل ہوں۔ گو کہ قواعد کی رو سے مَیں ووٹ تو نہیں دے سکتا لیکن کوئی دوسرا شخص میرے سے زیادہ اس بات کا اہل نہیں ہے اس لئے مَیں ووٹ استعمال نہیں کرتا۔ تو اس بات سے بھی بچنا چاہئے یہ بھی تربیت کے لئے بہت ضروری چیزیں ہیں۔ اگر کسی میں کسی بھی قسم کی صلاحیت ہے تو اس صلاحیت کا اظہار چاہے وہ پیشہ وارانہ ہو یا علمی نوعیت کی ہو یا کسی بھی قسم کی ہو تو اس صلاحیت کا اظہار عہدیداران کی یا دوسرے کی مدد کرکے کیا جا سکتا ہے۔ بغیر عہدے کے بھی خدمت کی جا سکتی ہے۔ اگر تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خدمت کرنی ہے تو پھر عہدے کی خواہش تو کوئی چیز نہیں ہے پس اس بات کو ہر احمدی کو نئے آنے والوں کو بھی نوجوانوں کو بھی اور پرانوں کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض پرانے احمدی بھی بعض دفعہ اس زعم میں کہ ہم زیادہ تجربہ کار ہیں زیادتی کر جاتے ہیں ایسے عہدیداروں کو بھی خیال رکھنا چاہئے، عہدیداروں میں خاص طور پر بے نفسی ہونی چاہئے۔ نام کی بے نفسی نہیں بلکہ حقیقی بے نفسی۔ عہدیداران کو آنحضرت ﷺ کے یہ الفاظ ہمیشہ سامنے رکھنے چاہئیں کہ عہدیدار قوم کا خادم ہے۔

پھر ایک موقع پر حضرت ابوذرؓ کو مخاطب کرکے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عہدہ ایک امانت ہے اور انسان بہرحال کمزور ہے۔ یہ امانت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی اور انسان کمزور ہے اگر امانت کا حق ادا نہیں کرو گے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پوچھے جاؤ گے۔ پس اس امانت کا حق ادا کرنے کے لئے انتہائی عاجزی سے اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ اس خدمت کو ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پہلی بات تو یہ فرمائی کہ عہدیدار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ خدمت کرے اور پھر اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ، ہر معاملے میں، ہر قدم پر، ہر لحہ پر دعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ میری راہنمائی فرماتا رہے۔ تبھی عہدیدار اپنا خدمت کا حق، عہدے کا حق صحیح ادا کر سکیں گے۔ بعض دفعہ میرے پاس بھی لوگ آتے ہیں۔ پوچھوں کہ کوئی کام ہے؟ تو جماعتی خدمات کا بتاتے ہیں۔ جب بھی پوچھو تو کہتے ہیں کہ میرے پاس آج کل یہ عہدہ ہے تو نوجوانوں کی تو مَیں یہ اصلاح کر دیا کرتا ہوں۔ اکثر مَیں ان کو یہ کہتا ہوں کہ یہ تمہارے پاس عہدہ نہیں یہ تمہارے پاس خدمت ہے۔ خدمت کا تصور پیدا کرو گے تو تبھی صحیح طور پر خدمت کر سکو گے۔

یہ نمونے تھے جو مَیں نے بیان کئے ہیں۔ آپ نے خدمت کے بارے میں، انصاف کے بارے میں، مساوات کے بارے میں، سادگی کے بارے میں جو احکام دئے آپؐ کی زندگی میں ہمیں ہر جگہ نظر آتے ہیں۔ اگر کہیں سفر پہ جا رہے ہیں، سواریاں کم ہیں تو آپ کا جو غلام ہے، بعض دفعہ غلام تو نہیں تھے لیکن بہرحال صحابہ میں سے جو بھی کم عمر تھے، سواریاں اگر دو دو کو بانٹی گئی ہیں تو آپ کے حصہ میں جو سواری آئی آپ نے جس طرح کچھ وقت کے لئے سواری کا اپنا حق استعمال کیا اسی طرح اپنے ساتھی کو بھی دیا اور خود پیدل چلے تو یہ انصاف اور مساوات آپ نے ہمیشہ قائم فرمائی۔ پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کا جو یہ فرمان ہے کہ (۔) (المائدۃ:9) یعنی کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کریں کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو کہ وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

آپؐ نے اس بارہ میں کیسا عظیم نمونہ دکھایا اس بارے میں ایک مثال مَیں دیتا ہوں۔ یہودیوں کا مشہور قلعہ خیبر جب فتح ہوا تو اس کی زمین مجاہدین جو جنگ میں شامل ہوئے تھے میں تقسیم کر دی گئی۔ جب وہ زمین تقسیم ہوئی، وہ زرخیز علاقہ تھا۔ وہاں کھجوروں کے باغ تھے۔ تو جب کھجوروں کی فصل ہوئی اور اس کی بٹائی کا وقت آیا، جب بانٹنے کا وقت آیا تو حضرت عبداللہ بن سہیل اپنے چچا زاد بھائی محیصہ کے ساتھ کھجوروں کی بٹائی کے لئے وہاں زمین پر گئے تو تھوڑی دیر کے لئے دونوں وہاں سے الگ ہوئے۔ اس عرصہ میں جب وہ الگ ہوئے تو حضرت عبداللہ کو کسی نے اکیلا سمجھ کے وہاں قتل کر دیا اور ان کی لاش گڑھے میں پھینک دی۔ کیونکہ یہودیوں سے زمین لی گئی ہے وہاں موجود بھی ہیں اس لئے ہو سکتا ہے انہی میں سے کسی نے قتل کیا ہو۔ مسلمان نے تو قتل نہیں کرنا تھا، کوئی دشمنی نہیں تھی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا بڑے واضح ایسے امکانات تھے کہ یہودیوں پر الزام آتا تھا اور الزام لگایا گیا۔ بہرحال آنحضرت ﷺ کی خدمت میں یہ معاملہ پیش ہوا تو آنحضور ﷺ نے محیصہ سے پوچھا کہ کیا تم قسم کھا سکتے ہو کہ ان کو یہودی نے قتل کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ مَیں نے اپنی آنکھوں سے تو نہیں دیکھا اور جب مَیں نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا تو میں قسم نہیں کھا سکتا۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر یہودیوں سے حلف لیا جائے گا۔ کیا انہوں نے قتل کیا ہے؟ یہ اس بات کی صفائی دیں کہ انہوں نے قتل نہیں کیا۔ قتل کرنے کو تو کوئی نہیں تسلیم کرے گا۔ صفائی دینی تھی کہ قتل نہیں کیا۔ تو محیصہ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ ان یہودیوں کا کیا اعتبار ہے۔ یہ سو دفعہ جھوٹی قسمیں کھا لیں گے لیکن چونکہ انصاف کا تقاضا تھا۔ آپؐ نے کہا ٹھیک ہے، قسم کھا لیں گے تو ان کی بچت ہو جائے گی۔ انہوں نے قسم کھا لی۔ آپؐ نے یہودیوں کو کچھ نہیں کہا اور بیت المال سے پھر عبداللہ کا خون بہا دلوا دیا۔

تو یہ انصاف ہے۔ یہ اُسوہ ہے جو آپؐ نے قائم فرمایا۔ زندگی کے کسی بھی پہلو کو آپؐ نے نہیں چھوڑا۔ کسی بھی پہلو کو لے لیں اس میں آپ کا اُسوہ ہمیں نظر آتا ہے۔ مَیں نے انصاف کی جو یہ مثال دی ہے تو آج کل آپ دیکھیں، بڑے بڑے جبّہ پوش جو بڑی بڑی محفلیں مجلسیں، مجلس میلاد منعقد کرتے ہیں۔

پھر دیکھیں کہ صحابہ کی تربیت کیا تھی؟ باوجود اس کے کہ واقعات اس بات کے گواہ تھے، یہ شہادت موجود تھی، حالات کی شہادت موجود تھی لیکن پھر بھی کیونکہ دیکھا نہیں تھا اس لئے جھوٹی قسم نہیں کھائی۔ .... کئی گھر اجڑ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو بڑی سختی سے اس بات سے منع کیا ہے کہ (۔) کے ہاتھ سے (۔) کا خون نہیں ہونا چاہئے۔ اس دنیا میں بھی سزا اگلے جہان میں بھی عذاب اور آج کل ایک دوسرے کا خون اس سے بھی زیادہ ارزاں اور سستا ہے جتنا ایک جانور کا خون ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر جو آخری نصیحت فرمائی تھی اس میں فرمایا تھا کہ تمہارے لئے اپنے خونوں اور اپنے اموال کی حفاظت کرنا اسی طرح واجب ہے جس طرح تم اس دن اور اس مہینے کی حرمت کرتے ہو۔ ایک دوسرے پر خون کی اور مالوں کی حفاظت کی ذمہ داری ڈالی تھی۔

اللہ تعالیٰ رحم کرے (۔) کی حالت پر بھی اور انہیں توفیق دے کہ اس رحمۃ للعالمین کے حقیقی اسوہ پر چلنے والے بنیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے رحم کے وارث ٹھہر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپ ﷺ کے اسوہ پر چلتے ہوئے اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

معلومات درکار ہیں

(سیرت وسوانح حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب)

❁ مکرمہ فوزیہ شمیم صاحبہ صدر لجنہ ضلع لاہور تحریر کرتی ہیں کہ حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب رفیق و داماد حضرت مسیح موعود کی سیرت وسوانح کو از سرنو ترتیب دیا جا رہا ہے۔ گزارش ہے کہ وہ احباب جماعت جو ان سے کچھ تعلق رکھتے ہوں، ان کی کوئی تحریر اور یادگار واقعہ شامل اشاعت کرنا چاہتے ہوں تو برائے مہربانی جلد از جلد اس پتہ پر ارسال فرمائیں۔

108-C ماڈل ٹاؤن لاہور

نکاح

❁ مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب نائب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ ریحانہ امبر صاحبہ بنت مکرم ماجد احمد مبشر صاحب کے نکاح کا اعلان محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں نے ہمراہ مکرم عابد محمود چوہدری صاحب ابن مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب مربی سلسلہ تنزانیہ مورخہ 20/اپریل 2009ء کو بیت المبارک میں مبلغ 12 ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر پر کیا۔ مکرمہ ریحانہ امبر صاحبہ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب باجوہ آف چونڈہ کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب گھمن آف سمبڑیال کی نواسی ہیں۔ اسی طرح مکرم عابد محمود صاحب چوہدری مکرم چوہدری غلام احمد صاحب باجوہ آف چک 30 کے نواسے اور مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب آف گھٹیالیاں کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

❁ مکرم جمیل احمد بٹ صاحب کراچی تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم شیراز جمیل احمد صاحب اور بہو مکرمہ سدرہ شیراز صاحبہ بنت مکرم نسیم بٹ صاحب کو لندن میں 19/اپریل 2009ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کو روحان شیراز احمد نام عطا فرمایا ہے۔ یہ بچہ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت مولوی جان محمد صاحب آف ڈسکہ کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچے کو اپنے اجداد کی نیکیوں کا وارث کرے۔ صالح، ہونہار، خلافت کا خادم بنائے اور سب کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم فلک شیر صاحب بابت ترکہ مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ)

مکرم فلک شیر صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ محترمہ امۃ الباسط صاحبہ وفات پاچکی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 15/59 محلہ دارالعلوم شرقی رقبہ ایک کنال بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ مرحومہ کی بیٹی مکرمہ شائلہ طلعت صاحبہ زوجہ فہیم احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم فلک شیر صاحب۔ خاوند
2۔ مکرمہ شاہدہ مرید صاحبہ بنت مرید احمد صاحب۔ بیٹی
3۔ مکرمہ عطیۃ الحئی صاحبہ۔ بیٹی
4۔ مکرمہ شائلہ طلعت صاحبہ۔ بیٹی
5۔ مکرمہ فریحہ فلک صاحبہ۔ بیٹی
6۔ مکرم غفار احمد صاحب۔ بھائی
7۔ مکرم جبار احمد صاحب۔ بھائی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

تلاش گمشدہ

❁ صغیر احمد ولد غلام رسول رند بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان بعمر 15 سال عرصہ ایک سال سے نصیر آباد ربوہ سے لاپتہ ہے۔ موصوف کا ذہنی توازن بھی درست نہ ہے اگر کسی دوست کو اس کے بارہ میں علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ یا فون نمبر پر اطلاع دیں۔

حمید اللہ رند۔ سبزی فروش

0346-6397862 نصیر آباد ربوہ

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

❁ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر الفضل شعبہ اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں دورہ پر ہیں۔ تمام کاروباری احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

الفضل اور کراچی کے احباب

❁ مکرم عبدالرشید ساٹری صاحب کراچی میں روزنامہ الفضل کے مستقل مندوب ہیں۔ احباب جماعت ان سے نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کیلئے فون نمبر 6320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

سالانہ چندہ =/1800 روپے ششماہی =/900 روپے سہ ماہی =/450 روپے اور خطبہ نمبر =/400 روپے ہے۔

احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

❁ بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

❁ مکرم عبدالمالک صاحب صدر محلہ دارالنصر شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا اللہ دتہ صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بعارضہ قلب داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفائے کاملہ وعاجلہ نیز ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

عطیہ چشم خدمت بھی
عبادت بھی

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K نفیس زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

HAROON'S
Shop No.8 Block A
Super Market, Islamabad.
Ph: 2275734, 2829886, 2873874

آغا حشر کاشمیری

آغا حشر کاشمیری یکم اپریل 1879ء کو امرتسر میں ایک کشمیری خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اصل نام محمد شاہ تھا۔ اردو، فارسی اور عربی کی تعلیم اپنے والد ہی سے حاصل کی۔ پھر بنارس چلے آئے جہاں انگریزی تعلیم کی تکمیل کی۔ یہیں انہیں شعروشاعری سے شغف پیدا ہوا۔ اور حشر تخلص رکھ کر مقامی مشاعروں میں شرکت کرنے لگے۔

1897ء میں بمبئی کی مشہور پارسی الفریڈ تھیٹریکل کمپنی، بنارس آئی۔ حشر نے ان کے ڈرامے دیکھے تو خود بھی ایک ڈرامہ آفتاب محبت لکھ ڈالا اور سٹیج ڈراموں کے شوق میں بمبئی چلے آئے۔

بمبئی میں آغا حشر الفریڈ تھیٹریکل کمپنی کے سیٹھ کاؤس جی پالن جی کے ہاں پندرہ روپے ماہوار پر ملازم ہوگئے اور پہلا ڈرامہ ''مرید شک'' لکھا۔ یہ شیکسپیئر کے ڈرامے ونٹرس ٹیل کا ترجمہ تھا۔ اس ڈرامے کی مقبولیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ ڈرامہ فقط چند ماہ میں ساٹھ سے زیادہ مرتبہ سٹیج ہوا۔

اس ڈرامے سے آغا حشر کی شہرت دور دور تک پہنچ گئی۔ 1901ء میں انہوں نے دوسرا ڈرامہ ''اسیر حرص'' لکھا۔ یہ بھی بہت مقبول ہوا۔ اس کے بعد مار آستین اور ہملٹ کا ترجمہ منظر عام پر آیا۔ 1910ء تک آغا حشر کئی تھیٹریکل کمپنیوں سے وابستہ رہے اس دوران انہوں نے 'میٹھی چھری' عرف دورنگی دنیا، رام حسن عرف ٹھنڈی آگ' شہید ناز عرف اچھوتا دامن' سفید خون اور ہوس جیسے ڈرامے تخلیق کئے۔

1910ء میں آغا حشر نے اپنی تھیٹریکل کمپنی قائم کی جس کا ڈرامہ سلور کنگ عرف نیک پروین بہت مشہور ہوا۔ لیکن انتظامی امور کی وجہ سے ان کی یہ کمپنی بہت جلد بند ہوگئی اور آغا حشر پھر دوسری کمپنیوں کیلئے ڈرامے لکھنے لگ گئے۔ کچھ عرصے بعد انہوں نے دوبارہ اپنی تھیٹریکل کمپنی کھولی۔ لیکن پھر پہلے کی طرح یہ کمپنی بھی بند ہوگئی۔ اس طرح کئی مرتبہ ہوا اور آغا حشر کبھی دوسروں کیلئے اور کبھی اپنے لئے ڈرامے لکھتے رہے۔ جن میں خواب ہستی، خوبصورت بلا، یہودی کی لڑکی، آنکھ کا نشہ، دل کی پیاس اور رستم وسہراب خصوصاً قابل ذکر ہیں۔

آغا حشر اردو ڈرامے کی تاریخ میں بڑا اہم مقام رکھتے ہیں۔ عقیدت کی بنا پر انہیں ہندوستان کا شیکسپیئر کہا جاتا ہے۔ ان کی ڈرامہ نگاری کو سمجھنے کیلئے اردو ڈرامے کے ارتقاء کو سمجھنا ضروری ہے۔ کیونکہ وہ اس روایت کی پیداوار تھے جسے پارسی تھیٹریکل کمپنیوں نے جنم دیا تھا۔

آغا حشر کاشمیری کا انتقال 28۔ اپریل 1935ء کو لاہور میں ہوا اور وہ قبرستان میانی صاحب میں آسودہ خاک ہوئے۔

دوا تدبیر ہے۔ اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
نوجوانوں کے۔ امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا
1954 NASIR ناصر 2009
دنیائے طب کی خدمات کے 55 سال
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ، گولبازار ربوہ
047-6211434
6212434
Fax:6213966

سانحہ ارتحال

محترم ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ یو۔کے تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم رشید احمد خان صاحب آف لاہور بنت محترم حکیم محمد دین صاحب ڈنڈ پور کھرولیاں ضلع سیالکوٹ مورخہ 20/اپریل 2009ء کو شالیمار ہسپتال میں کچھ عرصہ معدہ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار رہ کر بعمر 81 سال وفات پا گئیں۔ آپ حضرت حمیدہ بیگم صاحبہ رفیقہ حضرت مسیح موعود کی منجھلی بیٹی اور حضرت منشی دیانت خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بڑی بہو تھیں۔

آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بیت الذکر شالامار ٹاؤن میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ مورخہ 21/اپریل کو بیت مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کرائی۔

آپ بہت صابرہ، شاکرہ، قناعت پسند اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ نماز کی پابند، تہجد گزار، قرآن سے عشق کرنے والی، نظر کی کمزوری کے بعد اس چاہت سے عینک لگوائی کہ تلاوت قرآن کریم کر سکیں۔ غربت کے باوجود اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دی۔ آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مکرم وسیم احمد خان صاحب کینال کالونی لاہور، مکرم کریم احمد خان صاحب توحید پارک لاہور، خاکسار ظہیر احمد خان مربی سلسلہ یو۔کے، مکرمہ شاہدہ نسرین صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر محمود خان صاحب یوکے، مکرمہ زاہدہ پروین صاحبہ بیوہ مکرم رانا لطف الرحمٰن صاحب خالد لاہور، مکرمہ امۃ المتین صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن لاہور

آخری وقت میں آپ اپنی بیٹی مکرمہ زاہدہ پروین صاحبہ اور بیٹے مکرم کریم احمد خان صاحب کے پاس تھیں تاہم سب بچوں کو آپ کی خدمت کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد در اولاد کی خوشیاں دیکھنے کا موقع عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 28/اپریل

طلوع فجر	4:58
طلوع آفتاب	6:24
زوال آفتاب	1:06
غروب آفتاب	7:48

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4607400

لوڈشیڈنگ سے فوری نجات
لائیٹ اور پنکھوں کے علاوہ ٹی وی کمپیوٹرز، سیکیورٹی کیمرہ اور پرنٹر کو آن رکھنے کیلئے ہمیشہ معیاری پائیدار دیرپا گارنٹی والا مکمل کاپر وائنڈنگ اور امپورٹڈ کور سے تیار کردہ (ٹرانسفارمر) 500W U.P.S سے لے کر 5000W تک استعمال کیجئے نیز ائیر کنڈیشنر، ریفریجریٹر کے سٹیبلائزر اور بیٹری چارجر بھی تیار کئے جاتے ہیں۔
ری پبلک کولنگ
دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
فون: 041-2635374
موبائل: 0300-6652912

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434,Fax:6213966

ورلڈ انٹرنیشنل کارگو
بیرون ملک سامان کارگو کروانے کے لئے ہم سے رجوع کریں۔ آنے سے پہلے فون ضرور کر لیں
دعا گو: مرزا اکرم بیگ
فون: 042-6312538
موبائل: 0333-4364361

البشیرز اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

Sarmad
SJ
Jewellers
different.like you...
Rizwan Aslam
0321-9463065
www.sarmadjewellers.com
Main Branch shop#4,Umer Market,Zaildar Road,Ichra,Lahore.
Tel:+92-42-7523145
Fax:+92-42-7567952

FIRST FLIGHT EXPRESS
World Wide Courier Service
Through D.H.L Facility
احمدی احباب کے لئے خوشخبری
دنیا بھر میں آپ کے ڈاکومنٹس اور پارسل گارمنٹس کی ترسیل کا آسان ذریعہ امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، UK، سوئٹزر لینڈ نہایت ہی کم ریٹ پر
Umer Ahmed. Tayyab Ahmed
For free pickup just call
900-D Block near Al Riaz Nussrey Faisal Town Main peco Road Mochi Pura chock Lahore
042-7038097,042-5167717
Cell: 0304-4205332, 0300-4341851
Please visit site:www.firstflightexpress.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

KOHINOOR
STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled,Hot Rolled,Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Ali
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

!!Study Abroad!!
We provide Services to get admissions in U.K, USA, Canada, Ireland, Australia, New Zealand, Sweden & Finland.
MBBS/Engineering
China, Kyrgyzstan & Ukraine (Ahmadi (Male / Female Students already studying)
IELTS [7.0+ Bands; Guaranteed]
Join our IELTS classes by UK Qualified Teachers with Hostel facility
Students from other Cities / Countries can also contact us.
Education Concern®
Mr. Farrukh Luqman 0302-84 11 770
67-C, Faisal Town Lahore. Pakistan.
+92-42-517 7124/ 5162310
farrukh@educationconcern.com
www. educationconcern.com

NOVEL INTERNATIONAL
P-15,Rail Bazar Faisalabad-38000-Pakistan
Tele No:+92(41)2614360-2632483 Fax No:+92(41)2618483
Importers, Exporters & Representatives
Serving the Textiles, Cosmetics, Pharmaceuticals & Oil drilling industry in Pakistan
Representing world well know suppliers from U.S.A, U.K. Italy, Korea and China

FD-10

+92-42-5118381
8462244
0333-4216664
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
منفرد پیشکش
فائر پلیس
طالب دعا: منور احمد جاوید
منور اینڈ سنز
سپلٹ اے سی کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
نیز UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
ایل جی، ڈاؤلینس، ویوز، ہائیر، پیل، سونی، سام سنگ، سپر نیشنل، اورینٹ، مٹسوبشی، سپر ایشیا
ہیڈ آفس: 9-CI-BII کالج روڈ ٹاؤن شپ نزد لجنہ چوک لاہور پاکستان

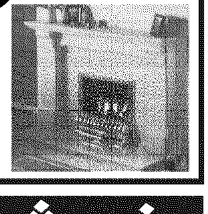

خوشخبری
جلسہ سالانہ U.K کی خوشی میں مکمل ڈش مع ریسیور -/4000 روپے میں لگوائیں
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویو اوون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

جلسہ سالانہ U.K
جلسہ سالانہ U.K میں شمولیت حاصل کرنے کے خواہشمند احباب U.K ویزا کے متعلق معلومات اور راہنمائی حاصل کریں
Education Concern ®
رابطہ: ایجوکیشن کنسرن
فرخ لقمان: 0302-8411770
042-5162310
67۔ سی فیصل ٹاؤن لاہور